نمبر ۳۳ | مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بیماری سے افاقہ کے بعد چونکہ کمزوری کی شکایت تھی۔ اس لئے تبدیل مکان کی غرض سے آپ حضرت نواب صاحب کی کوٹھی میں فروکش ہیں۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بھی اپنے اہل و عیال سمیت آپ کی معیت میں وہیں تشریف رکھتے ہیں۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ کے ہاں ۱۲ ستمبر لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

۱۲ ستمبر بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں صوفی نبی بخش صاحب نے ذکر حبیبؐ پر تقریر کی۔

۱۱ ستمبر مرکزی لجنہ اماء اللہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں یوم التبلیغ کے سلسلہ میں مستورات سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ اپنی خدمات پیش کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ سلامتی سے اسلام کا بیڑا کنارہ پر پہنچائے گا

(فرمودہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء)

"مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ اسلام تباہ ہو جائے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا۔ اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا اسلامتی سے کنارہ پر پہونچا دے گا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہیں۔ تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے تھے۔ قوم تو صُمٌّ بُکمٌ ہوتی ہے۔ وہ ان کی باتیں سنتی نہیں۔ بلکہ تنگ کرتی۔ اور دکھ دیتی ہے۔ اس وقت راتوں کی دعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت میں ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہم جو اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ یہ میری مخالفت نہیں۔ خدا تعالےٰ سے جنگ ہے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء)

جلسہ سالانہ پر لیکچر دینے والی خواتین

جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء پر جو مستورات لیکچر دینا چاہیں۔ وہ اپنے نام اور مضمون سے مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کس مضمون پر تقریر کریں گی۔ یہ اطلاع مجھے ۳۰۔ ستمبر تک مل جانی چاہیئے۔ تاکہ میں پروگرام تیار کرسکوں ۞ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

صوبہ سرحد کے لئے تبلیغی لٹریچر

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب احمدی پراونشل سکرٹری تبلیغ پشاور لکھتے ہیں۔ کہ یوم التبلیغ کی تقریب پر صوبہ سرحد کے جو اصحاب زبانی تبلیغ نہ کرسکتے ہوں۔ یا جن کے لئے تعلیم یافتہ۔ اور معزز طبقہ میں تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنے کا بھی موقعہ ہو۔ وہ ان سے ایسا لٹریچر منگوا سکتے ہیں۔ پراونشل انجمن صوبہ سرحد نے کافی ٹریکٹ خود چھپوائے ہیں۔ مہیا کئے ہیں اور خریدے ہیں۔ صوبہ سرحد کی تمام جماعتیں ان سے فائدہ حاصل کرسکتی ہے۔ البتہ یہ شرط ہوگی۔ کہ جو جماعت یا دوست ٹریکٹ منگائیں۔ وہ ان اصحاب کی اسم وار فہرست دفتر پراونشل انجمن میں بھیجیں جنہیں ٹریکٹ دیں تبلیغی لٹریچر کے لئے خط و کتابت شمس الدین خان صاحب فنانشل سکرٹری مسجد احمدیہ محلہ کلیاد شاہ شہر پشاور کی جائے ۞

طلباء ہائی سکول قادیان کو اطلاع

مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جو طالب علم رخصتوں سے واپس سکول آئیں گے۔ اگر وہ کنسیشن ٹکٹ سے فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو اپنی درخواستیں ۲۰۔ ماہ حال تک خاکسار کو بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے لئے کنسیشن ٹکٹ منگوا کر بھجوائے جائیں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ کم از کم چار لڑکے ایک ہی سٹیشن سے قادیان آنے والے ہوں ۞

یکم اکتوبر ۳۲ء کو مدرسہ باقاعدہ کھلکر پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ اس لئے تمام طلباء کو جو باہر سے آنے والے ہیں۔ ۳۰۔ ستمبر ۳۲ء کی شام تک ضرور پہنچ جانا چاہیئے۔ تا پڑھائی میں حرج نہ ہو۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ پہلی گاڑی ۱۲۔ بجے آکر جمعہ ہیں پڑھ سکیں ۞ انچارج تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

مبلغ صوبہ سرحد کا پروگرام

میراں شاہ ایجنسی ۱۶-۱۷ ستمبر - رزمک ایجنسی - ۱۹- تا ۲۱ ستمبر - ٹانک ۲۳- تا ۲۴ ستمبر - سرد کی سڑار دغہ ۲۶ - تا ۲۸ ستمبر ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۳۰ و یکم اکتوبر - سرائے نورنگ ۲-۳- اکتوبر۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

شیخ محمد احمد ایڈووکیٹ کی شاندار خدمات

سنگین جرائم کے ملزمین بری کر دیئے گئے

شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ جو ایک لمبے عرصے سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے مسلمانانِ کشمیر کی قانونی امداد فرما رہے ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں اس وقت تک سینکڑوں بے کس اور مظلوم مسلمان بری ہو چکے ہیں۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ

(۱) ہندوارڑہ کا مشہور مقدمہ جس میں ۲۱ ملزمین کا اپیل ہائیکورٹ میں تھا۔ اس کا فیصلہ جسٹس سر بی دلال نے سُنا دیا ہے۔ غلام قادر صاحب جن کو چار سال سزا اور چار سو روپیہ جرمانہ ہوا تھا۔ بری کر دیئے گئے۔ محرم شاہ۔ ذو الفقار شاہ افضل شاہ احمد علی شاہ۔ محمد علی شاہ جن کو ساڑھے تین تین سال سزا اور سو سو روپیہ جرمانہ ہوا تھا۔ بری کئے گئے۔ نیز مدد خاں جس کو چار سال قید اور سو روپیہ جرمانہ تھا۔ بری کیا گیا۔ باقی دس ملزمین کی سزا میں تخفیف کر دی گئی ہے۔ اور صرف دو ملزموں کی سزا بحال رہی ہے ۞

سر بی دلال نے مقدمہ مذکور کی بحث پر اجلاس اور فیصلہ میں جناب شیخ محمد احمد صاحب کے کام پر اظہار تعریف و طمانیت فرمایا۔

(۲) اپیل اول محمد شیخ بنام سرکار ملزم کو بجرم ڈکیتی ایک سال قید سخت اور دس روپیہ جرمانہ کی سزا تھی۔ عدالت سشن سے بری کیا گیا ۞

(۳) اپیل اول محمد میر واحد نون بنام سرکار بجرم ڈکیتی ایک ایک سال قید اور دس دس روپیہ جرمانہ تھا۔ ہر دو بری کر دیئے گئے۔ (۴) اپیل اول سیف محمد میر۔ محمد شیخ بنام سرکار ملزمان کو بلوہ مسلح بآلات مہلک کے جرم میں چار چار سال قید تھی۔ بمنظوری اپیل دو دو سال سزا رکھی گئی۔ اب اس ام... فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دیا گیا ہے ۞ شیخ محمد احمد صاحب نے نہایت محنت اخلاص اور جانفشانی سے خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کو راتوں کو بھی کام کرنا پڑا جس کی وجہ سے صحت پر اثر پڑا ہے

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

تمام انجمنہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ہر انجمن اپنے افراد (مرد و زن) کی ایسی فہرست تیار کرے۔ جس میں ہر شخص کے متعلق یہ درج ہو۔ کہ وہ ۸ اکتوبر یوم التبلیغ کس طرح تبلیغ میں مصروف رہے گا۔ اور ان فہرستوں کی ایک نقل بہت جلد دفتر دعوۃ و تبلیغ میں بھجوا دی جائے۔ اللہ تعالےٰ احباب کو نہایت مستعدی اور اخلاص کے ساتھ اس اہم فرض کے بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تار کے پتوں کے متعلق ضروری اعلان

محکمہ تار نے اطلاع دی ہے۔ کہ جو پتے رجسٹرڈ نہ ہوں۔ وہ تین لفظوں سے کم منظور نہیں کئے جاسکتے۔ اس لئے جن تاروں کا پتہ صرف دو لفظوں میں لکھا ہوا ہوگا۔ وہ تار ستمبر کے بعد تقسیم نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر فارن سکرٹری قادیان یا چیف سکرٹری قادیان پتہ ہوگا۔ تو گو یہ تین لفظ ہو جائیں گے۔ مگر چونکہ یہ معلوم نہیں ہوسکتا۔ کہ کونسی جماعت یا سوسائیٹی کا سکرٹری ہے اس لئے ایسے تار بھی ناظر اعلیٰ یا ناظر امور خارجہ یا جس کے بھی نام ہونگے تقسیم نہیں ہونگے۔ جب تک کہ کوئی تخصیص نہ ہو۔ کہ فارن سکرٹری احمدیہ کمیونٹی۔ پس قواعد کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ اور اخراجات کا بھی خیال رکھتے ہوئے تمام احباب کی خدمت میں اطلاع دیجاتی ہے کہ آئندہ جو بھی تار کسی نظارت وغیرہ کو بھجوانا ہو۔ اس کا پتہ حسب ذیل طریق پر لکھا جائے۔ مثلاً اگر ناظر امور خارجہ کو تار دینا ہو۔ تو اس کا پتہ لکھا جائے:۔ "Ahmadiyya Naziramurkharja"

اسی طرح اگر ناظر صاحب اعلیٰ کو تار دینا ہو۔ تو پتہ:۔ "Ahmadiyya Naziraala" ہو۔ لفظ "احمدیہ" ضرور لکھا جائے۔ اور پھر نظارت کا نام لکھ دیا جائے۔ ناظر اعلےٰ۔ یا ناظر امور خارجہ۔ یا ناظر دعوت۔ ایک ہی لفظ کر کے لکھا جائے۔ جس طرح اوپر نمونہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ چارج ہوتے وقت۔ یہ ایک ہی لفظ شمار ہوگا۔ اس طرح پتہ صرف تین ہی لفظوں میں ہوگا۔ ایک۔ "احمدیہ" دوسرا نظارت کا نام۔ اور تیسرا جگہ کا نام۔ یعنی قادیان ۞

جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران۔ اور دوسرے احباب کو اچھی طرح سے نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ انہی ہدایات کے مطابق آئندہ تاروں کے پتے لکھے جائیں ۞ (ناظر امور خارجہ قادیان)

ضروری اعلان

بعض جماعتیں ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم۔ اور مولوی جلال الدین صاحب شمس کو جلسہ یا مناظرہ وغیرہ کے موقعہ پر بھیجنے کے لئے لکھتی ہیں۔ اس کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ملک صاحب مرکز کی طرف سے مبلغ مقرر نہیں ہیں۔ بلکہ آنریری خدمتِ دین کرتے ہیں۔ اور مولوی جلال الدین صاحب شمس آل انڈیا کشمیر کمیٹی میں کام کرتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو کہیں نہیں بھیج سکتے۔ پس ان کے بھیجنے کے متعلق ہمیں کوئی جماعت نہ لکھے ۞ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

ڈوبے ہوئے بیڑے کے اچھلنے کا سماں دیکھ

اسلام کا جھنڈا نہ صرف گنگا پر بلکہ ساری دنیا پر لہرائیگا

مولوی ظفر علی صاحب کے اشعار

حال میں مولوی ظفر علی صاحب نے "زمیندار" (۶ ستمبر) میں ایک نظم شائع کی۔ جس میں حسب ذیل اشعار بھی لکھے:۔

علم توحید کا گنگا پہ لہرانے ہی والا ہے۔
نہیں آئی جو یہ لہر آج ممکن ہے۔ کہ کل آئے۔

خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اس پر بھی قادر ہے
کہ ہر بت خانہ سے اک چشمۂ زمزم ابل آئے۔

پڑھا تھا نوحہ جس بیڑے کی غرقابی کا حالی نے۔
خوشی جس کی منانے کو مہاجروں کے دل آئے۔

بقول حضرت شبلی۔ خدا کی ان پہ رحمت ہو۔
عجب کیا ہے وہ بیڑا غرق ہو کر پھر اچھل آئے

یہ محض شاعرانہ خوش خیالی ہے۔ اور وہ بھی شک و شبہ میں لتھڑی ہوئی۔ شاعر کا اپنا اعتراف ہے۔ کہ آج تک وہ لہر نہیں آئی۔ جو اس کے غرق شدہ بیڑے کو اچھال سکے۔ اور کل کے متعلق بھی اسے یقین نہیں۔ کہ ضرور آئے گی بمحض امکان پر اس کا مدار ہے۔ اور وہ صرف اس امید موہوم پر کہ

عجب کیا ہے وہ بیڑا غرق ہو کر پھر اچھل آئے

یہ دعوےٰ کر رہا ہے۔ کہ

علم توحید کا گنگا پہ لہرانے ہی والا ہے۔

اس طرح اسکی پریشان خیالی اور اس کے دعویٰ کی بے ثباتی ظاہر ہے

مہاشہ کرشن کے سکون و قرار پر بجلی

لیکن ہندو جنہوں نے اپنا سب سے بڑا مقصد اور مدعا یہ قرار دے رکھا ہے۔ کہ بھارت ماتا کی پوتر دھرتی سے مسلمان ملیچھوں کے ناپاک وجود کو مٹا کر دم لیں گے۔ انہیں اتنا بھی گوارہ نہیں۔ کہ کوئی مسلمان کہلانے والا اس قسم کی تک بندیوں سے ہی اپنا جی پرچالے۔ چنانچہ "زمیندار" کی یہ نظم "پرتاپ" کے مہاشہ کرشن کے سکون و قرار پر بجلی بن کر گری۔ اور انہوں نے تڑپ کر اسلام کے خلاف اپنے غیظ و غضب کا اظہار شروع کر دیا:۔

مہاشہ جی کا بیان

مہاشہ جی کا بیان ہے:۔

"جہاں تک اسلام کا تعلق ہے۔ میں نے چرخ گردوں میں کوئی ایسا انقلاب نہیں دیکھا جس کی طرف مولانا کا اشارہ ہے۔ اگر دیکھا۔ تو ایسا جس سے غرق شدہ بیڑے کے اچھلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی"۔

اس کے بعد اسلامی ممالک کی مذہب سے روگردانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"مولانا سے مجھے دلی ہمدردی ہے۔ لیکن مجھے کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کہ عرب کے اسلام کا جھنڈا گنگا پر لہرا سکے"۔ (پرتاپ ۹ ستمبر)

"زمیندار" کا جواب

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ مولوی ظفر علی صاحب نے چونکہ محض خیال آرائی سے کام لیا۔ اور نہ صرف کوئی ایسی صورت نہ پیش کی جو ان کے اس دعوےٰ کی مصدق ہوتی۔ کہ

علم توحید کا گنگا پہ لہرانے ہی والا ہے۔

بلکہ خود ہی شک و شبہ کا اظہار بھی کر دیا۔ اس لئے "پرتاپ" کے جواب میں نہ وہ اور نہ ان کا اخبار "زمیندار" کوئی معقول بات پیش کر سکا۔ "زمیندار" (۱۰ ستمبر) نے جو جواب دیا۔ وہ یہ تھا۔

"مہاسبھائیوں کو یہ حقیقت ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ ہندی مسلمان انشاء اللہ ہمیشہ مسلمان رہیگا۔ اور اگر بھائی پرمانندوں کے نزدیک قوم پرستی کی تعریف یہی ہے۔ کہ مسلمان اب کعبہ کی پرستش چھوڑ دے اسلام سے وابستگی کو کفر سمجھے۔ محمد عربی سے دامن گرفتگی کو اپنے لئے باعث ننگ و عار سمجھے۔ ہندوؤں کی غلامی کا حلقہ اپنے کان میں ڈال لے۔ ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملایا کرے۔ تو یہ تا قیام قیامت نہیں ہو سکتا۔ اور مسلمان ایسی قوم پرستی کو سراپا استحقار سے ٹھکرا دینے پر مجبور ہے۔ از بسکہ ہندو گنگا کی تقدیس کرتے ہیں۔ مسلمان بھی ان کے اس جذبہ کا احترام کرتا ہے۔ لیکن وہ مسلمان مسلمان نہیں ہے۔ جو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تصور کرے۔ کہ میں ہندوؤں۔ سکھوں۔ پارسیوں۔ عیسائیوں۔ اور دنیا کے تمام نامسلمانوں کو توحید کا ابدی و سرمدی پیغام پہنچانے سے گریز کرونگا۔ گنگا پر مسلمان کا بھی حق ہے۔ کم و بیش ایک ہزار سال تک اس نے وطن کی خدمت کی ہے۔ گنگا کی موجوں سے کھیلا ہے۔ اور وہ بجا طور پر کہہ سکتا ہے۔ کہ ساحل گنگا پر علم توحید بلند کرنے کے حق سے میں ابداً دستکش نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان میں اگر آج علم توحید بلند ہو جائے۔ یعنی صرف اللہ کی حکومت قائم ہو جائے۔ تو سلاسل تعبد ایک ہی جھٹکے میں ٹوٹ جائیں"۔

یہ سب کچھ صحیح۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس سے نہ تو یہ ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ

علم توحید کا گنگا پہ لہرانے ہی والا ہے۔

اور نہ یہ "پرتاپ" کے اعتراض کا جواب ہے۔ "پرتاپ" تو یہ کہہ رہا ہے۔ کہ وہ انقلاب دکھایا جائے۔ جس میں غرق شدہ بیڑے کے اچھلنے کی صورت نظر آتی ہو۔ اور وہ صورت دکھائی جائے۔ جس سے عرب کے اسلام کا جھنڈا گنگا پر لہرا سکے۔ لیکن اسے کہا یہ جاتا ہے کہ "ہندی مسلمان انشاء اللہ ہمیشہ مسلمان رہیگا"۔ "وہ بجا طور پر کہہ سکتا ہے۔ کہ ساحل گنگا پر علم توحید بلند کرنے کے حق سے میں ابداً دستکش نہیں ہو سکتا"۔ اور سنایا یہ جاتا ہے۔ کہ "ہندوستان میں اگر آج علم توحید بلند ہو جائے۔ یعنی صرف اللہ کی حکومت قائم ہو جائے۔ تو سلاسل تعبد ایک ہی جھٹکے میں ٹوٹ جائیں"۔

حالانکہ اس وقت زیر بحث سوال یہ نہیں۔ کہ ہندی مسلمان ہمیشہ مسلمان رہیگا۔ یا نہیں۔ یہ بھی نہیں۔ کہ ساحل گنگا پر علم توحید بلند کرنے کا اسے حق ہے۔ یا نہیں۔ اس کا بھی کوئی ذکر نہیں۔ کہ اگر ہندوستان میں علم توحید بلند ہو جائے۔ تو سلاسل تعبد ایک ہی جھٹکے میں ٹوٹ سکتے ہیں۔ بلکہ سوال تو یہ ہے۔ کہ ساحل گنگا پر علم توحید بلند کرنے کے لئے ہندی مسلمان کر کیا رہا ہے۔ اور بتانا یہ چاہیئے۔ کہ وہ علم توحید جس کے بلند ہو جانے پر سلاسل تعبد ایک ہی جھٹکے میں ٹوٹ سکتے ہیں۔ اسے بلند کرنے کے لئے کیا کوشش کی جا رہی ہے۔

پرتاپ کا جواب الجواب

چونکہ "زمیندار" نے یہ بتانے کی تکلیف بھی گوارا نہ کی۔ اور جو کچھ لکھا۔ وہ بالکل غیر متعلق ہے۔ اس لئے "پرتاپ" (۱۱ ستمبر) صرف یہ کہہ کر اپنی پہلی جرح کو قائم رکھا کہ "ہمارا معاصر جوش میں آ گیا۔ یہ جتنی باتیں اس نے لکھی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی ہم نے نہیں لکھی۔

"زمیندار" کی معذوری

"زمیندار" کے لئے اگر ممکن ہوتا۔ تو وُہ پہلی دفعہ ہی "پرتاپ" کو اس انقلاب کا پتہ بتا دیتا۔ جس سے غرق شدہ بیڑے کے اچھلنے کی کوئی صورت نظر آتی۔ اور اسی وقت وُہ صورت دکھا دیتا جس سے عرب کے اسلام کا جھنڈا گنگا پر لہرانے کی پختہ امید پیدا ہو سکے۔ لیکن یہ چونکہ اس کے بس کی بات نہیں۔ اور وُہ جانتا ہے۔ کہ جن لوگوں کی نمائندگی کا وُہ دعوے دار ہے۔ وُہ اسلام کی ترقی او اشاعت سے بالکل غافل ہیں۔ بے شک ان میں سے کوئی ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تصور نہ کرے۔ کہ "میں ہندوؤں۔ سکھوں۔ پارسیوں۔ عیسائیوں اور دنیا کے تمام نامسلمانوں کو توحید کا ابدی و سرمدی پیغام پہونچانے سے گریز کرونگا"۔ لیکن اس سے کیا ہو سکتا ہے۔ ضرورت تصورات کی دُنیا میں بھٹکنے کی نہیں۔ بلکہ اعمال کی ہے۔ اور جہاں تک اشاعت اسلام کا سوال ہے۔ "زمیندار" اور اس کے عقیدتمند اس متاع سے تہیدست ہیں۔ اس لئے ہم "پرتاپ" کو وُہ انقلاب بتانا چاہتے ہیں:۔

اسلام کو سربلند کرنے والا "انقلاب"

وُہ "انقلاب" جسے "پرتاپ" دیکھنا چاہتا ہے۔ اسی ہندوستان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ رونما ہو چکا ہے۔ اور آپ کی قائم کردہ جماعت نے اپنی قلت و کمزوری کے باوجود ایک قلیل عرصہ میں اسلام کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ اور جس کا بادلِ ناخواستہ خود آریہ بارہا اعتراف کر چکے ہیں۔ اور جسے حسد و رشک کی نگاہ سے دیکھتے رہتے ہیں۔ وُہ ثبوت ہے اس بات کا کہ گنگا کے دہانے جو بیڑا غرق ہوا تھا۔ وُہ یقیناً اچھلے گا۔ اور توحید کا علم نہ صرف گنگا کے کنارے۔ بلکہ سارے ہندوستان میں اور نہ صرف ہندوستان میں۔ بلکہ تمام دنیا میں لہرائیگا۔ اور اسلام وہی شان و شوکت حاصل کرے گا۔ جو اسے پہلے حاصل ہو چکی ہے:۔

یہ ہم یونہی نہیں کہہ رہے۔ بلکہ اس خدا کے وعدوں کی بنا پر کہتے ہیں جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ساری دُنیا کے مقابلہ میں اکیلا مبعوث کیا۔ اور پھر ساری دُنیا کی مخالفتوں کے باوجود لاغلبن انا ورسلی کے وعدہ کے مطابق آپ کو وُہ کامیابی عطا کی۔ کہ جماعت کو لاکھوں تک پہونچا دیا۔ اور روز بروز اسے ترقی دے رہا۔ اور اس کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کو پھیلا رہا ہے:۔

غلبہ اسلام کے متعلّق خدا تعالیٰ کا وعدہ

جس کے کان ہوں۔ سُن لے۔ اور جس کی آنکھیں ہوں۔ دیکھ لے۔ وُہ بیڑا غرق ہونے پر جس کا نوحہ مولانا حالی نے لکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے جس انسان کو اس کے اچھلنے کے لئے مقرر کیا ہے وُہ خدا تعالیٰ سے علم پا کر یہ اعلان فرما چکا ہے:۔

"اسے تمام لوگو سُن رکھو۔ کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وُہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا۔ وُہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدُوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

وعدہ الٰہی پُورا ہو رہا ہے۔

لمبی۔ چوڑی تفصیلات کو جانے دو۔ صرف یہ دیکھ لو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشاعت اسلام کے لئے جو جماعت قائم کی ہے۔ وُہ مخالفین کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود روز بروز بڑھ رہی ہے۔ یا نہیں۔ اور اس کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ یا نہیں۔ اکناف عالم میں اس کے ذریعہ اسلام پھیل رہا ہے۔ یا نہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھ لو۔ کہ اس کے مخالف اپنی کوششوں میں نامراد ہو رہے ہیں یا نہیں۔ اگر ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ تو یہ بھی یاد رکھو۔ کہ جس خدا نے اس جماعت کو قائم کیا۔ اور اس وقت تک اپنے وعدہ کے مطابق اسے ترقی دی۔ وُہی آئندہ بھی اسے ترقی دے گا۔ اور اس وعدہ کو ضرور پورا کرے گا۔ جو ساری دنیا میں اسلام کے غلبہ کے متعلق اس نے کیا ہے:۔

پس یہ ہے وُہ انقلاب جو اسی ہندوستان میں برپا کیا گیا۔ اور جو گنگا کے کنارے کیا ساری دُنیا میں عرب کے اسلام کا جھنڈا گاڑیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ:۔

آریوں کے متعلّق اعلان

آریہ باقی ہندوؤں کو مذہب کے لحاظ سے مردہ قرار دے چکے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اسلام کا سب سے بڑا مخالف سمجھتے ہیں۔ اسی بنا پر "پرتاپ" نے یہ لکھا ہے۔ کہ ؎

اسلام اپنے کاسہ سر کی منائے خیر

مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کی بشارت دی ہے۔ اور یہ بشارت مکمل شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ صرف ایک احمدی مبلغ کے ذریعہ دو سال کی قلیل مدت میں امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں دو ہزار افراد کے اسلام میں داخل ہونے کی جو خبر "پرتاپ" اپنے یکم ستمبر ۱۹۳۲ء کے پرچہ میں شائع کر چکا ہے۔ اسے ہی کرد پڑھ لے وہاں آریوں کے متعلق یہ بھی بتا چکا ہے۔ کہ

"ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہونگے۔ کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لوگے۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے۔ نہ آسمان سے۔ اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے۔ نہ آسمان کی۔ پس تم خوش ہو۔ اور خوشی سے اچھلو۔ کہ خدا تمہارے ساتھ ہے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶)

آخر اقرار کرنا پڑے گا

یہ دونوں باتیں پہلو بہ پہلو پوری ہو رہی ہیں۔ آریہ مذہبی لحاظ سے اپنی موت پر اپنی زبان و قلم سے اس قدر شہادتیں پیش کر چکے ہیں۔ کہ اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں ان حالات میں کون ہے جسے اس دعوے میں مجال دم زدن ہو۔ کہ خدا تعالےٰ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا وُہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا:۔

یہ انقلاب محسوس تو سب کو ہو رہا ہے۔ اور وُہ دل میں اس کی قوت اور طاقت کا اقرار کرتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات زبانوں سے بھی پکار اُٹھتے ہیں۔ لیکن مقابلہ میں آکر تعصب کے نیچے دب جاتے ہیں۔ مگر وُہ وقت بھی دُور نہیں۔ جب کوئی چیز مخالفین اسلام کو اسلام کے غلبہ کا اقرار کرنے سے نہ روک سکے گی۔ اور انہیں کھلم کھلا اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ فی الواقعہ اسلام کا بیڑا گرداب سے بالکل باہر نکل آیا ہے:۔

سکھ جنگی کونسل کی دھمکی

معلُوم ہوتا ہے۔ سکھوں کی جنگی کونسل پہلے ہی قدم پر سکھوں میں فضا کو اپنے خلاف پا کر بھونچکی سی ہو گئی ہے۔ اور پریزیڈنٹ نے اپنی حیثیت اور پوزیشن کا لحاظ کئے بغیر یہ دھمکی دے دی ہے۔ کہ جنگی کونسل کا حکم نہ ماننے والے سکھوں کو سکھی سے خارج کر دیا جائے گا۔ سکھی اگر پریذیڈنٹ۔ اور ان کے چند ہم خیال لوگوں کی ایجاد کردہ چیز ہے۔ تو بے شک ان کو حق ہے۔ کہ جو سکھ ان کا حکم نہ مانیں۔ انہیں سکھی سے خارج کر دیں۔ لیکن اگر سکھی کی حقیقت کو ان سے زیادہ سمجھنے والے اور لوگ ہیں۔ تو انہیں اپنی سکھی کی خیر منانی چاہیئے۔ سیاسی امُور میں اختلاف کی بنا پر اس قسم کی دھمکی بہت ہی افسوسناک۔ بلکہ فتنہ انگیز ہے۔ جو قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ سکھوں کی جنگی کونسل جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہے ان میں دُور اندیشی۔ اور معاملہ فہمی کی قابلیت کس قدر پائی جاتی ہے۔ چونکہ جنگی کونسل کے فیصلہ کے خلاف سکھوں میں بہت زیادہ جوش پھیلتا جا رہا ہے اس لئے کوئی عجب نہیں۔ کہ اگر جنگی کونسل کے عاقبت نا اندیش کارکنوں نے کونسل وغیرہ سے استعفےٰ نہ دینے والوں کے خلاف زیادہ زور دیا۔ تو اسی مرحلہ پر اس کا خاتمہ ہو جائے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اذان کی حکمتیں اور نماز باجماعت کی تاکید

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ اگست ۱۹۳۲ء بمقام ڈلہوزی

(نوشتہ میاں عبدالمنان صاحب)

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اذان کو اتنا محبوب رکھتے تھے۔ کہ تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اگر سفر میں چند آدمی بھی ہوں تو بھی اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ

اصل غرض اذان سے

نماز کے لئے لوگوں کا جمع کرنا ہے۔ اور وہ غرض مسجد کے ساتھ ہی پوری ہوسکتی ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ اذان میں ایک

بڑی بھاری تبلیغ

بھی ہے۔ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو نماز کے لئے اذان کہنا ضروری ہے۔ کوئی اذان سنکر نماز میں شامل ہو یا نہ ہو۔ لیکن اس سے یہ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ

مسلمانوں کا مذہب

کیا ہے؛

دوسرے اذان مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلاتی ہے۔ کہ انکو

تبلیغ کا فرض

ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور چاہیئے۔ کہ کبھی اس سے غافل نہ ہوں۔ تیسرے یہ کہ خود انسان کے اپنے قلب پر اس کا

نہایت گہرا اور اعلےٰ اثر

ہوتا ہے۔ اور نماز کی طرف رغبت اور اس کے اغراض اس سے معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اذان باوجود مختصر الفاظ رکھنے کے

اسلامی تعلیم کا خلاصہ

اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اگر اذان کے الفاظ سے کوئی شخص اسلام کی تشریح شروع کرے۔ تو وہ کئی جلدوں کی کتاب تیار کرسکتا ہے۔ توحید اور اسلامی توحید۔ رسالت اور اسلامی رسالت۔ رسالت کے ماننے اور اسکی ضرورت ان سب امور کو اذان میں بیان کیا گیا ہے۔ پھر اذان میں انسان کو اس طرف بھی متوجہ کیا گیا ہے۔ کہ اس کے لئے کونسے فرائض مقرر کئے گئے ہیں اور ان کی ادائیگی کیونکر ہوسکتی ہے۔ شریعت کے احکام کی کیا غرض اور کیا حکمتیں ہیں۔ انسان کا خدا کے ساتھ کیا تعلق ہے اور خدا کا انسان سے کیا واسطہ ہے۔ پھر آخر میں وہ نتیجہ بیان کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ انسان شریعت کے احکام پر چل کر فلاح حاصل کرلیتا ہے؛

غرض

انسانی زندگی

کی ابتدا سے لیکر اس کی انتہا تک۔ پیدائش عالم کی غرض اور اس کے انجام پر اذان میں زور دیا گیا ہے۔ اور اگر انسان کی توجہ اذان کی طرف ہو۔ تو وہ

اسلام کے تمام اصول کی فلاسفی

سے آگاہ ہوسکتا ہے۔ ایک فقرہ جو اذان میں آتا ہے۔ کتنا مختصر فقرہ ہے۔ لیکن کتنے اہم مضامین اس میں بیان کئے گئے ہیں اذان میں کہا جاتا ہے حی علے الفلاح یعنی فلاح اور کامیابی کی طرف دوڑو۔

فلاح کے معنی

اسلام میں ہیں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جانا۔ اس میں انسان کو اول تو اس طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ کہ اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ہونا چاہیئے۔ اگر انسانی حالتوں کا مطالعہ کیا جائے۔ تو ۹۹ فی صدی ایسے لوگ ملیں گے۔ جن کا کوئی مقصد نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ بظاہر کوئی مقصد رکھتے بھی ہوں گے۔ تو وہ محض دھوکا ہوگا۔ مثلاً کوئی شخص اپنے بچے کو پڑھا رہا ہے تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ میرا مقصد اسے تعلیم دلانا ہی ہے۔ یا کوئی کتاب تصنیف کر رہا ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ اسے تصنیف کرنا ہی میرا مدعا ہے۔ لیکن یہ چیزیں انسانی زندگی کا مقصد نہیں قرار دی جا سکتیں۔ کیونکہ وہ انسانی زندگی کے ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن

انسانی زندگی کا مقصد

وہ ہونا چاہیئے۔ جس کی ابتدا انسانی زندگی کی انتہا سے شروع ہو۔ حی علے الفلاح میں ہمیں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ تمہارا کوئی مقصود ہے۔ جسکی طرف تمہیں سعی کرنی چاہیئے۔ اور یہ صاف بات ہے۔ کہ جب بھی ہم اپنی زندگی کا کوئی ایسا مقصد بنائیں گے۔ جو اس زندگی کے بعد بھی حاصل رہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ کیونکہ دنیا کی چیزیں اسی دنیا میں ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن خدا ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہیگا۔ پس اگر کوئی یہ مانے کہ اس کی زندگی کا کوئی مقصد اور مدعا ہونا چاہیئے۔ تو اس کو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ وہ ذات باری کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا؛

جب حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ چیز جو نہ ختم ہونے والی ہے اور جس کے ساتھ ہمارا تعلق ہمیشہ کے لئے ہوسکتا ہے۔ وہ خدا ہے۔ تو ہم کو ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہماری اللہ تعالےٰ کے ساتھ وابستگی ضروری ہے؛

پھر

دوسری چیز

ہمیں حی علے الفلاح میں یہ نظر آتی ہے۔ کہ جلدی آؤ۔ اس میں ایک طرف تو اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ دنیا بالکل بے ثبات ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ تا انسان کی غفلت دور ہو۔ اور وہ ہر وقت نیک کاموں کے لئے مستعد اور تیار رہے دیکھو!

موت کا کوئی وقت مقرر نہیں

اگر انسان کو پتہ ہوتا۔ کہ میری اتنی عمر ہوگی۔ تو وہ نیک کاموں سے غافل رہتا۔ اس خیال سے کہ ابھی اتنی زندگی باقی ہے۔ جب تھوڑی سی رہ جائے گی۔ نیک کام کر لوں گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انسان کو اس کی

موت کا وقت

نہیں بتایا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ قوی سے قوی انسان مر جاتا ہے۔ اور اس کے پاس رہنے والا بوڑھا زندہ رہتا ہے۔ ابھی گذشتہ ایام میں ایک واقعہ ہوا تھا۔ کہ

سر محمد شفیع

جو مسلمانوں کے ایک لیڈر تھے۔ وائسرائے کی کونسل کے ممبر بنے۔ مگر وائسرائے سے یہ کہکر کہ میری والدہ بیمار ہیں۔ لاہور ان کو دیکھنے کے لئے آئے۔ لیکن وہاں کیا ہوتا ہے۔ آپ فوت ہو گئے۔ اور ان کی ماں زندہ رہی۔ اور ان کی وفات کے کئی ماہ بعد فوت ہوئی۔ غرض عمر کا کوئی معیار اور اندازہ نہیں۔ اگر عمر مقرر ہوتی۔ تو لوگ اپنے کاموں کے لئے عمر کے حصے مقرر کر لیتے۔ اور اس جدوجہد سے محروم رہ جاتے جو

انسانی ترقی

کے لئے ضروری ہے۔

غرض حی علی الفلاح کا فقرہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ

دنیا بے ثبات ہے

تم جوان ہو یا بوڑھے ہو۔ یا بچے ہو کسی حالت میں یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ تم کس وقت تک زندہ رہو گے۔ اور جب موت کا پتہ نہیں۔ کہ کس وقت آجائے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جلدی کرو۔

تیسری بات

جو حی علی الفلاح میں ہے۔ وہ اس طرف اشارہ ہے۔ کہ انسان اس چیز کی طرف جلدی رجوع کرتا ہے۔ جو بہت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر اعلیٰ ہستی ہے۔ اس لئے انسان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہی اس کا مقصود ہو۔ بے شک انسان کھائے پیئے۔ نوکری کرے۔ تجارت کرے۔ اس سے خدا تعالیٰ منع نہیں کرتا۔ مگر مقصود اعلیٰ صرف خدا ہی ہونا چاہیئے۔ یہی فرق ہے۔

اسلام اور دوسرے مذاہب

میں۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ دنیا کی تمام چیزیں نعمتیں ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ان کو استعمال نہ کرو۔ حالانکہ اگر وہ نعمتیں ہیں۔ تو ان کا استعمال اچھا ہوگا نہ کہ برا۔ لیکن اسلام دنیا کی استعمال کی چیزوں سے نہیں روکتا۔ ہاں یہ ضرور کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بھی وقت دو۔ کیونکہ یہ معاملہ سب سے اہم ہے۔ پس اس کی طرف متوجہ ہونے میں دیر نہیں لگانی چاہیئے۔ پھر اسی فقرہ میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ

نماز چٹی نہیں

جیسا کہ عیسائیوں نے کہا ہے۔ کہ شریعت ایک لعنت ہے۔ اور سزا کے طور پر نازل ہوئی ہے۔ غرض نماز کوئی مصیبت نہیں کہ اس کے لئے صبح کو اٹھو۔ ظہر کو اٹھو۔ عصر کو اٹھو۔ مغرب اور عشاء کو اٹھو۔ حی علی الفلاح بتلاتا ہے۔ کہ نماز میں خدا تعالیٰ کا فائدہ نہیں۔ بلکہ خود بندہ کا فائدہ ہے۔ اگر اس میں خدا کا فائدہ ہو۔ تو پھر خدا ہی کیا رہا۔ وہ تو محتاج ہو گیا۔ پس نماز میں بھی

بندہ کا ہی فائدہ

ہے۔ روزہ میں بھی بندہ کا ہی فائدہ ہے۔ اور اگر کوئی حج کرتا ہے۔ تو اس میں بھی اسی کا فائدہ ہے۔ غرض تمام احکام شریعت میں بندہ کا ہی سراسر فائدہ ہے نہ کہ خدا تعالیٰ کا۔

غرض بتایا جاتا ہے۔ کہ اپنی کامیابی کی طرف آؤ۔ اور خدا کے احکام بجا لانے سے انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ پس یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر اگر ہم عمل کرتے ہیں۔ تو ہمارا اس پر کوئی احسان ہے۔ نہیں۔ بلکہ

الٰہی احکام پر عمل

کرنے سے خدا تعالیٰ کا بندہ پر احسان ہے کیونکہ اس ذریعہ سے انسان کامیاب ہو جاتا ہے۔

پس اس چھوٹے سے فقرے میں شریعت کے احکام کی جڑھ بھی بتلائی گئی ہے۔ کہ شریعت کے احکام چٹی نہیں ہوتے بلکہ انسان کے اپنے فائدہ کے لئے ان کو جاری کیا گیا ہے یہ

صرف چند حکمتیں

ہیں۔ جو میں نے بیان کی ہیں۔ مگر اس فقرے سے اور بھی بہت سے استدلال ہو سکتے ہیں۔

اگر کسی کام کے لئے پہلے توجہ دلائی جائے۔ تو اس سے کام کرنے میں زیادہ بشاشت پیدا ہو جاتی ہے۔ دیکھو

بغیر اذان

کے بھی نماز ہو جائیگی۔ لیکن اذان اور اقامت کے بغیر نماز کی طرف رغبت دلانے والی تحریکات سے ہم محروم ہو جائیں گے۔ مثلاً کھانا ہاتھوں میں رکھ کر بھی کھایا جا سکتا ہے۔ لیکن صاف برتنوں اور صاف مقام میں کھانے سے اس کی طرف زیادہ رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اور زیادہ اشتہاء سے کھایا جائیگا۔

غرض کئی چیزیں اپنی ذات میں مقصود نہیں ہوتیں۔ لیکن

مقصود کے قریب کرنے والی

ہوتی ہیں۔ اسی طرح اذان ہے۔ اصل مقصود تو عبادت ہے۔ لیکن اذان اسے قریب کرنے والی چیز ہے۔ اور اس میں مومن کو یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ نماز پڑھنا تمہارے لئے کس قدر مفید ہے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں اذان نہیں دی جاتی۔ وہاں نماز پڑھنے میں بھی سستی ہوتی ہے۔ اگر نماز پڑھی بھی جائیگی۔ تو بے وقت یا جمع کر کے۔ یا بدمزا طور پر۔ ہم دیکھتے ہیں۔ رمضان کے درس کے خاتمہ کے وقت جو دعا ہوتی ہے۔ اس میں جب کسی کی رقت میں اونچی آواز ہو جاتی ہے۔ تو ایکدم سب پر

رقت طاری

ہو جاتی ہے۔ اور ساری مسجد میں شور پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح باجماعت نماز میں اگر ایک شخص کے

دل میں رقت

پیدا ہو جائیگی۔ تو باقیوں کے دلوں پر بھی اس کا اثر ہوگا۔ اور ان کے دل بھی نرم ہو جائیں گے۔ وہ بھی خاص فائدہ اٹھا لیں گے۔ اس کے علاوہ

قلبی اثرات

بھی ہوتے ہیں۔ جنکو موجودہ علوم نے اب آ کر ظاہر کیا ہے۔ لیکن جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنا عرصہ پہلے بتا دیا تھا۔ آپ

مجلس میں کثرت سے استغفار

پڑھا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ کے لئے استغفار کی ضرورت نہ تھی۔ مگر آپ نے بعد میں آنے والوں کے لئے نمونہ قائم کیا۔ کہ تم مجلس میں بیٹھ کر استغفار پڑھا کرو۔ تا تم پر برے خیالات کے اثرات نہ پڑیں۔ استغفار کے معنے صرف بدی کے روکنے کے ہی نہیں۔ بلکہ نیکی کی توفیق پانے کے بھی ہیں۔ دیکھو جب مالی درختوں کے ارد گرد سے

چھوٹے چھوٹے پودے

اور گھاس اکھیڑتا ہے۔ تو اس کا مقصد یہ نہیں ہوتا۔ کہ گھاس نہ اُگے بلکہ یہ ہوتا ہے۔ کہ درخت کو نقصان نہ پہنچے۔ اور گھاس وغیرہ کی موجودگی اس کے نشو ونما میں روک نہ ہو۔ پس

استغفار کی غرض

صرف نفی نہیں۔ بلکہ یہ بھی ہے۔ کہ مثبت کی حالت پیدا کی جائے یعنی استغفار بدخیالات کو ہی نہیں روکتا۔ بلکہ نیک خیالات بھی پیدا کرتا ہے۔ اس طرح استغفار روحانیت میں بڑھانے کا بھی طریق ہے صرف گھٹانے سے بچانے کا ذریعہ ہی نہیں۔ جس طرح

اصل مقصد

مالی کا گھاس کی گوڈی نہیں ہوتا۔ کیونکہ گھاس تو اپنی ترو تازگی اور سرسبزی کی وجہ سے ایک دل

خوش کن چیز

ہے۔ بلکہ اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ زمین کی غذا گھاس وغیرہ کو پہنچنے کی بجائے اصل درخت کو پہنچے۔ اسی طرح استغفار کی یہ غرض نہیں۔ کہ انسان گناہوں سے بچ جائے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ

نیکی میں ترقی کرے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجلس میں استغفار پڑھنے کا حکم دینے سے ہم کو نہ صرف آس پاس کے

بدخیالات کے اثرات

سے محفوظ رہنے کے طریق سے آگاہ کیا ہے بلکہ نیک خیالات کے پیدا کرنے کا ذریعہ بھی بتلایا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر برے خیالات کو دبایا جائے۔ تو ضرور ہے کہ نیک خیالات پیدا ہوں۔ کیونکہ انسان کے ذہن میں خیالات تو ضرور پیدا ہونگے۔ دماغ حقیقی طور پر کبھی خالی نہیں ہو سکتا۔

ماہرین علم النفس

نے اس بات پر بحث کی ہے۔ کہ آیا دماغ کبھی

حقیقی طور پر

خالی رہ سکتا ہے یا نہیں۔ آخر مجبور ہو کر وہ تمام اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دماغ حقیقی طور پر کبھی خالی نہیں ہو سکتا۔ یا کم از کم میرے علم میں۔ کسی علم النفس کے ماہر کا اس کے خلاف کوئی قول نہیں آیا۔ جب وہ کہتے ہیں کہ اپنے دماغ کو خالی کر لو تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں۔ کہ سوائے اس چیز کے جس کی طرف توجہ درکار ہوتی ہے۔ باقی چیزوں سے ذہن خالی ہو جائے۔ غرض استغفار صرف بدیوں کو روکتا ہی نہیں بلکہ نیکیوں کو پیدا بھی کرتا ہے۔ اذان بھی ایک رنگ میں استغفار کا کام دیتی ہے۔ وہ بھی جہاں ایک دروازہ یعنی

بدی کا دروازہ

بند کرتی ہے۔ وہاں دوسرا دروازہ یعنی

نیکی کا دروازہ

کھول دیتی ہے۔ جہاں وہ ایک طرف لوگوں کو نماز کی اطلاع دے کر بے نماز بننے سے بچاتی ہے۔ وہاں دوسری طرف قلب میں نماز کے لئے بشاشت بھی پیدا کرتی ہے۔

جو لوگ اذان کی طرف یعنی باجماعت نماز کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان کی نمازیں خودبخود بگڑنی شروع ہو جاتی ہیں شروع شروع میں اکیلے گھر میں نمازیں پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ نمازیں جمع کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جلدی ہی بے قاعدہ ہو کر

نماز کے تارک

ہو جاتے ہیں قرآن مجید نے جہاں بھی نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے وہاں اقیموا الصلوٰۃ کہا ہے صرف صلوا نہیں کہا۔ اور بغیر جماعت کے نماز اقیموا الصلوٰۃ کی ذیل میں نہیں آتی۔ بلکہ وہ صرف صلوٰۃ ہے اصل نماز اقامت والی ہی ہے پس مومن کو ہمیشہ

اذان کی تحریک

سے فائدہ اٹھانا چاہئیے میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعتیں بوجہ بعض جگہ مسجدوں کی کمی کے یا احمدیوں کی

تعداد کی قلت

کے دوستوں کو علیحدہ علیحدہ گھروں میں نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ لیکن اس طریق کے نتیجہ میں

نوجوانوں میں سے ایک طبقہ

علیحدہ نماز پڑھنے کا عادی ہو گیا ہے۔ ہمارے سلسلہ کے بعض کارکن بھی جب باہر سفر میں جاتے ہیں تو کبھی نماز باجماعت نہیں پڑھتے۔ جس کا دوسروں پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جب مرکز کے لوگ نماز باجماعت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ تو ہمارا کیا ہے۔ غرض ان کو اس وجہ سے ٹھوکر لگ جانے کا موقع ہوتا ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر دو مسلمان بھی کہیں ہوں تو

اذان دے کر باجماعت نماز پڑھیں

کیونکہ اگر ہم باجماعت نماز نہ پڑھیں گے تو گویا ہم اپنے دلوں میں خود تفرقہ ڈال رہے ہیں۔ اور جب اپنے متعلق ہمارا اپنا یہ طریق ہوگا تو خدا تعالیٰ کیوں ہمارے دلوں کو ملا دیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نماز اتنی پیاری تھی کہ جب کبھی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آپ باہر تشریف نہ لا سکتے اور گھر میں ہی نماز ادا کرنی پڑتی تھی تو والدہ صاحبہ یا گھر کے بچوں کو ساتھ ملا کر نماز باجماعت پڑھا کرتے۔ خیر یہ تو

ایک اعلےٰ نمونہ

ہے۔ اگر ہم اتنا نہ کر سکیں۔ تو کم از کم تندرستی کی حالت میں تو نماز باجماعت کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئیے نماز کی ادائیگی ایک ایسی چیز ہے جو نظر آتی ہے دل کا حال تو خدا ہی جانتا ہے لیکن نظر آنے والے افعال میں کوتاہی لوگوں کے لئے

ٹھوکر کا موجب

بن جاتے ہیں اس لئے نماز باجماعت ادا کرنے میں ہمیشہ التزام چاہئیے۔ بے شک بعض اوقات نمازیں بھی جمع کرنی پڑتی ہے اگرچہ نماز کے جمع کرنے میں ہمارا اور غیروں کا اختلاف ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ نماز صرف اول وقت میں ہی جمع ہو سکتی ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک دوسرے وقت میں بھی جمع کرنا جائز ہے۔ لیکن اختلافات کو چھوڑ کر جب کبھی نماز جمع کرنی پڑے تو باجماعت ہی ادا کرنی چاہئیے۔

لوگ کہتے ہیں۔

اذان کا کیا فائدہ ہے

حالانکہ اگر اس کی کوئی حقیقت نہ ہوتی تو حی علی الفلاح کیوں کہا جاتا۔ پھر تو یہی کہنا چاہئیے تھا کہ گھر میں ہی فلاح ہے اٹھو اور حاصل کر لو۔ لیکن کہا یہ گیا ہے۔ کہ فلاح جماعت میں ہے یعنی آکر باجماعت نماز پڑھو۔ تو کامیابی ہوگی۔ بغیر اس کے کامیابی حاصل نہ ہوگی۔ غرض نماز کو انتظام کے ماتحت یعنی باجماعت ادا کرنا چاہئیے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض

فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص تھا۔ جس کی تنخواہ اگرچہ کچھ زیادہ نہ تھی۔ مگر اس نے ایک ملازم صرف اس لئے رکھا ہوا تھا تا اس کے ساتھ ملکر نماز باجماعت پڑھ لیا کرے۔ ویسے اس کے نوکر کو اور کوئی اتنا کام نہ تھا۔ بلکہ تمام کام مالک خود کر لیا کرتا تھا۔ نوکر کو اس نے محض اس غرض سے رکھا ہوا تھا۔ تا نماز باجماعت کے ثواب سے محروم نہ رہے۔ غرض حقیقت یہی ہے کہ نماز باجماعت ہی اپنے اندر فلاح رکھتی ہے۔ اس کے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

انسان کے اندر

کئی قسم کی کمزوریاں

ہوتی ہیں خواہ جہالت کی وجہ سے اور خواہ علوم کی کمی کی وجہ سے اور یہ کمزوریاں نیک لوگوں کی صحبت سے ہی دور ہو سکتی ہیں کیونکہ جب انسان دوسرے لوگوں سے ملتا ہے تو اس کا علم تازہ ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں سے ملنے کا

بہترین موقعہ

نماز ہی ہے۔

غرض اذان پانچ وقت مومن کو یاد دلاتی ہے کہ بغیر اشتراک اور اتحاد کے کوئی کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی

سندھ کی احمدیہ جماعتیں توجہ کریں

قریباً ایک سال کا عرصہ ہوا کہ جماعت احمدیہ کانفرنس حیدرآباد سندھ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں اس بات کا متفقہ طور پر فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر ایک ماہ میں سندھی ٹریکٹ نکلا کرے۔ اب ہم نے مصمم ارادہ کیا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہر ماہ میں سندھی ٹریکٹ شائع کیا کریں گے۔ چنانچہ پہلا ٹریکٹ جس کا مضمون "وفات مسیح" ہے۔ میں نے سندھی کے ترجمہ کے لئے مبلغ علاقہ سندھ کو بھجوا دیا ہے۔ تمام جماعتیں جلد اطلاع دیں۔ کہ ان کو کتنی کاپیاں اس ٹریکٹ کی درکار ہونگی قیمت امید ہے۔ کہ فی ٹریکٹ ایک پیسہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ تاہم بعد میں ٹھیک قیمت کا اعلان کیا جائیگا۔ سندھ میں تبلیغ کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے امید ہے کہ تمام جماعتیں ہمارے ساتھ تعاون کرینگی۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ٹریکٹ منگوا کر تقسیم کرینگی۔ خاکسار:-
عطاء اللہ احمدی کلرک [illegible]

بہاولپور میں ایک احمدی کے خلاف تنسیخ نکاح کا مقدمہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولپور کی عدالت میں دیوبندی مولویوں پر احمدی علماء کی جرح

(الفضل کے خاص رپورٹر کے قلم سے)

مقدمہ کے واقعات

تقریباً سات برس کا عرصہ ہوا۔ لوہروان ضلع ملتان کے ایک شخص الٰہی بخش نے اپنی لڑکی مسمات غلام عائشہ کا نکاح عبدالرزاق صاحب نامی سے کیا۔ شادی کے بعد عبدالرزاق صاحب احمدی ہو گئے۔ الٰہی بخش نے ریاست بہاولپور میں تنسیخ نکاح کا مقدمہ دائر کر دیا۔ ڈسٹرکٹ جج نے سماعت کے بعد دعویٰ خارج کر دیا۔ اور لکھا۔ کہ وہ پنجاب ہائی کورٹ کے فیصل شدہ مقدمہ کریم بخش بنام جندوڈی کے پابند ہیں۔ جسمیں یہ طے پا چکا ہے۔ کہ کسی کے احمدی ہو جانے سے ارتداد واقع نہیں ہوتا۔ اس حکم کے خلاف مدعی نے چیف کورٹ ریاست بہاولپور میں اپیل کی۔ فاضل ججان چیف کورٹ نے بھی اپیل خارج کر دی۔ فریق ثانی نے اس حکم کے خلاف وزیر اعظم کی عدالت میں اپیل کی۔ وجوہات اور موجبات فسخ نکاح وہی پیش کئے۔ جو اپیل اول میں تھے۔ وزیر صاحب بہادر نے ایک اجلاس خاص میں یہ فیصلہ کیا۔ کہ "ہم مزید تحقیقات کے لئے یہ مقدمہ پھر عدالت ڈسٹرکٹ جج بہاولپور میں بھیجتے ہیں۔ اور ہدایت کرتے ہیں کہ یہ مقدمہ بروئے شرع شریف فیصلہ کیا جائے۔"

تاریخ پیشی

اس پر مقدمہ دوبارہ ڈسٹرکٹ جج بہاولپور کی عدالت میں زیر سماعت آیا۔ جہاں ۲۰ تا ۲۳ اگست کی تاریخیں مقرر تھیں جبکہ فریقین کی شہادتیں پیش ہونی تھیں۔ مدعی کی طرف سے بہت سے مکفر علماء کو بلایا گیا تھا۔ جن میں سے چار مشہور مولویوں کی شہادتیں ہوئیں۔ ان کے نام یہ ہیں (۱) مولوی انور شاہ صاحب سابق صدر المدرسین دیوبند (۲) مولوی محمد شفیع صاحب مفتی دیوبند (۳) مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی ناظم تعلیمات دیوبند (۴) مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔ مدعا علیہ کی طرف سے (۱) خواجہ جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ شام (۲) مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل (۳) مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل اور (۴) چوہدری اسد اللہ صاحب ... چوہدری اسد اللہ خان صاحب

کا بیرسٹر ہونے کی وجہ سے مختار ہونا منظور نہ کیا۔ اس پر خواجہ صاحب اور مجاہد صاحب مدعا علیہ کی طرف سے مختار ہوئے

عدالت سے گفتگو

پہلی شہادت مفتی دیوبند کی ہوئی۔ شہادت شروع ہونے سے پہلے خواجہ شمس صاحب اور جج صاحب میں حسب ذیل گفتگو ہوئی:

شمس صاحب شہادت شروع ہونے سے پہلے ضروری ہے کہ فیصلہ کیا جائے۔ کہ شہادتیں کس طرح ہوں گی۔ میرے نزدیک پہلے ایک شہادت مدعی کی طرف سے ہو۔ اور اس کے بالمقابل دوسری مدعا علیہ کی طرف سے

جج (کچھ دیر بحث کرنے کے بعد) بہت اچھا۔

فریق مخالف۔ نہیں پہلے ضروری ہے۔ کہ ہماری تمام شہادتیں ختم ہو جائیں۔

شمس۔ جج صاحب نے میری رائے سے اتفاق کر لیا ہے۔ اب اسی طرح ہو گا۔ لیکن فریق مخالف نے بہت اصرار کیا۔ جج صاحب نے ان کی بات تسلیم کر لی۔ مدعا علیہ کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ جب مقدمہ کا فیصلہ شریعت کے مطابق ہونا ہے۔ تو شریعت کی رو سے ہی شہادتیں بھی لی جائیں لیکن جج صاحب نے آخری فیصلہ دیا۔ کہ شہادتیں ضابطہ دیوانی کے ماتحت لی جائیں گی گویا پہلے قدم پر ہی شریعت کو جواب دیدیا گیا۔

مفتی دیوبند کی شہادت

(۱) میرے نزدیک اور تمام علماء امت صحابہ و تابعین وغیرہ کے نزدیک جو شخص نبی کریم صلعم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے۔ یا ختم نبوت کا انکار کرے۔ خواہ وہ کسی تاویل و توجیہ کے ساتھ کرے۔ بالاتفاق کافر و مرتد ہے۔ اس کا نکاح کسی مسلمان عورت سے جائز نہیں۔ اور اگر نکاح کے بعد وہ یہ عقیدہ اختیار کرے۔ تو اس کا نکاح فسخ ہو جائیگا (۲) اگر کوئی سارے اسلامی احکام ادا کرے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی فعل پر حرف گیری کرے۔ تو وہ مشرک ہے۔ اور تمام علمائے امت کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ جس طرح اللہ و رسول کا انکار کفر ہے۔ اسی طرح ان کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی کفر ہے (۳) اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔ کہ اہل قبلہ میں سے جو شخص ساری عمر طاعات پر مداومت کرنے والا ہو لیکن اگر آخر میں وہ عالم کی قدامت کا قائل ہو جائے۔ یا حشر کا انکار کر دے۔ یا اس کے امثال کا منکر ہو جائے۔ تو وہ کافر ہے۔ اور ضروریات دین جیسے حدوث عالم اور حشر اجساد وغیرہ مسائل میں سے کسی کا انکار کرے۔ تو وہ کافر ہو گا۔ (اس پر گزشتہ علماء کی کتب کے حوالے پیش کئے گئے) (۴) مرزا صاحب نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے پہلی چیز ختم نبوت کا انکار ہے۔ اور خود نبوت کا دعویٰ اور وحی اور شریعت مستقلہ کا دعویٰ ہے۔ اس کے بعد علماء کی کتابوں سے بعض اس قسم کے حوالجات پیش کئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے۔ یا کسی شخص کے دعویٰ نبوت و رسالت پر اس سے معجزہ طلب کرے۔ تو وہ کافر ہو گا۔ جیسے مسیلمہ کذاب وغیرہ (۵) جو شخص محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی وحی کا اعتقاد رکھے۔ وہ باجماع مسلمین کافر ہو گیا (۶) مرزا صاحب نے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے۔ اور علماء کی کتب سے دکھایا کہ انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دینے والا کافر ہوتا ہے۔ آخر میں کہا میں نے بیان کو اس پر ختم کرتا ہوں۔ کہ باجماع امت۔ اور بہ تصریح قرآن و حدیث کوئی مسلمان عورت کسی قادیانی کے نکاح میں شرعاً ہرگز نہیں رہ سکتی اور اگر بعد از نکاح کوئی شخص قادیانی ہو جائے۔ تو شرعاً یہ نکاح فسخ ہو جائیگا۔ اس میں قضاء قاضی اور عدت کی بھی ضرورت نہیں ہوگی

مفتی دیوبند پر جرح

ساڑھے سات بجے صبح سے گیارہ بجے تک مفتی صاحب کی شہادت ہوتی رہی۔ شہادت پر خواجہ شمس صاحب نے حسب ذیل جرح شروع کی

شمس خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں۔ **مفتی** نبوت کو بند کرنیوالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا **شمس**۔ اگر کوئی شخص ان معنوں کے سوا ختم نبوت کے کوئی اور معنی کرے۔ تو کیا وہ کافر ہو گا۔ **مفتی** یقیناً کافر ہو گا۔ **شمس** مشہور امام۔ ملا علی قاری آپ کے نزدیک مسلمان ہیں۔ یا نہیں۔ **مفتی** ہاں وہ مسلمان ہیں۔ **شمس** ملا علی قاری نے اپنی کتاب موضوعات کبیر میں یہ عبارت لکھی ہے۔ اس کا ترجمہ کر دیں وقلت مع ھذا لوعاش ابراھیم الخ فلا ینافی قوله خاتم النبیین اذ المعنیٰ انه لا یأتی بعدہٗ نبی ینسخ ملته ولم یکن من امته **مفتی** (ہاتھ میں کتاب لے کر کہا۔ میں اس کا ماقبل اور مابعد سناتا ہوں۔ (بعد میں کہا) ملا علی قاری نے حدیث لوعاش ابراھیم لکان نبیاً الخ پر بحث کرتے ہوئے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور بعد میں لکھا ہے۔ کہ اگر بفرض محال اسے صحیح بھی مانا جائے تو پھر بھی ختم نبوت میں کوئی شک نہیں ہے۔ نیز ملا علی قاری نے اپنی دوسری کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جب تک مصنف کی دوسری کتب سے اس کا عقیدہ معلوم نہ کر لیا جائے۔ اس پر کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ **شمس** (جج سے مخاطب ہو کر) یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے۔ کہ خاتم النبیین کے

جو معنی ملا علی قاری نے لکھے ہیں۔ ان کا ترجمہ کیا جائے۔ میں مفہوم نہیں پوچھ رہا۔ میرا سوال اور گواہ کا جواب لکھ لیا جائے۔ **جج** نہیں گواہ جو مفہوم سمجھتا ہے وہی لکھا جائیگا۔ **شمس** آپ بیشک وہی مفہوم لکھیں۔ مگر جو جواب سوال کے مطابق نہیں۔ اس کے متعلق آپ کس طرح معلوم کریں گے۔ کہ یہ فلاں سوال کا جواب ہے ہاں اگر سوال کے مطابق جواب ہو۔ تب تو سوال لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کو مفہوم یا توضیح کرانے کی ضرورت ہو۔ تو آپ سوال عدالت کرا سکتے ہیں۔ (عبارت کا سیاق و سباق پڑھ کر خواجہ شمس صاحب نے ثابت کیا۔ کہ گواہ جو بیان کرتا ہے صحیح نہیں ہے۔) **جج** گواہ جو جواب دیگا۔ وہی لکھا جائیگا۔ سوال لکھنے کی ضرورت نہیں۔ **شمس** ملا علی قاری نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے۔ کہ تین طریق سے یہ حدیث وارد ہوئی ہے۔ اور وہ تینوں طریق ایسے ہیں جو ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔ اور اس طرح یہ حدیث بہت قوی ہے۔ ضعیف نہیں۔ (شمس صاحب نے پھر اپنا سوال دہرایا۔ اور آگے پیچھے کی عبارت پڑھ کر بتایا۔ کہ گواہ نے بالکل غلط مفہوم پیش کیا ہے) **مفتی** (ترجمہ کرتے ہوئے کہا) یہ قول کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے۔ تو نبی ہو جاتے۔ اور اسی طرح اگر حضرت عمرؓ نبی ہو جاتے۔ تو پھر بھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو ہوتے اور آپ کی اتباع میں نبی بنتے جیسے عیسیٰ، خضر والیاس علیہم السلام اور یہ بات قول خاتم النبیین کے خلاف نہیں۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔ **شمس** بتایئے امام محمد طاہر مشہور محدث مسلمان تھے یا کافر؟ **مفتی** مسلمان **شمس** اس عبارت کا ترجمہ کریں جو امام محمد طاہر نے تکملہ مجمع بحار الانوار میں لکھی ہے

عن عائشة قولوا خاتم الانبياء ولا تقولوا لا نبي بعده وهذا ناظر الى نزول عيسى وهذا ايضا لا ينافي حديث لا نبي بعدي لانه اراد لا نبي ينسخ شرعه **مفتی** حضرت عائشہ کے اس قول سے یہ مراد ہے۔ کہ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں آئیں گے۔ **شمس** میں مراد نہیں پوچھتا۔ صرف ترجمہ پوچھتا ہوں۔ (اس پر جج اور شمس اور مفتی دیوبند کے درمیان دیر تک بحث ہوتی رہی) **شمس** کیا حضرت عائشہ نے یہ مراد بھی ہے یا گواہ اپنی طرف سے بتا رہا ہے۔ اور کیا لا نبی بعدی کے معنی اس کتاب میں لا نبی ینسخ شرعہ لکھے ہیں یا نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ **مفتی** ہاں یہ معنے لکھے ہیں۔

اس پر پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی

دوسرے دن کی کارروائی

جج صاحب نے پہلے دن چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا کو اتنی اجازت دیدی تھی۔ کہ وہ مختار مدعا علیہ کو مشورہ دے سکتے ہیں۔ لیکن آج اس اجازت کو بھی منسوخ کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ مختار کے ساتھ کھڑے ہو کر مشورہ بھی نہیں دے سکتے۔ **شمس** صاحب نے جرح کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند مسلمان تھے یا کافر **مفتی** مسلمان **شمس** (ان کی کتاب ہاتھ میں لے کر) انہوں نے اپنی کتاب تحذیر الناس ص۲ پر لکھا ہے "اول معنی خاتم النبیین کے معلوم کرنے چاہئیں۔ تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے۔ اور آپ آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولكن رسول الله وخاتم النبيين فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔"

پھر اسی کتاب کے ص۲۸ پر فرماتے ہیں۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (چہ جائیکہ) آپ کے معاصر اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے" بانی مدرسہ دیوبند نے یہ عبارت لکھی یا نہیں **مفتی** مولوی محمد قاسم صاحب نے اس کی خود تشریح ص۳ میں کر دی ہے۔ **شمس** تشریح کی کیا ضرورت تھی عبارت اردو میں ہے۔ جج صاحب اور حاضرین بغیر تشریح کے اس عبارت کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور پھر ص۲۸ کے بعد کی عبارت کی تشریح ص۳ پر پہلے کیسے ہو سکتی ہے۔ (جواب میں مفتی دیوبند نے ایک ایسی عبارت لکھائی جسکو تشریح کہنا غلط ہے) **شمس** شیخ محی الدین ابن عربی مسلمان تھے یا کافر؟ **مفتی** مسلمان **شمس** فتوحات مکیہ جلد ۲ ص۳ کی اس عبارت کا ترجمہ کریں۔ (تھوڑی سی رد و کد کے بعد آخر ترجمہ کیا) کہ وہ نبوت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے ختم ہوئی ہے۔ وہ تشریعی نبوت ہے۔ نہ مقام نبوت

پس آپ کے بعد کوئی شریعت نہ ہوگی۔ جو آپ کی شرع کی ناسخ ہو۔ یا آپکی شرع میں کوئی حکم زائد کرے۔ اور آنحضرت صلعم کے قول ان الرسالة والنبوة الخ کہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے۔ اور نہ نبی) کے یہی معنے ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں۔ جو ایسی شریعت پر ہو۔ جو میری شرع کے مخالف ہو۔ بلکہ جب بھی ہوگا۔ تو میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا

اس کے بعد مفتی دیوبند نے الیواقیت والجواہر سے ایک عبارت پڑھی جسمیں لکھا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وحی شریعت بند ہے۔ **شمس** خاتم بفتح التاء کے معنی بند کرنے کے جو آپ نے کئے ہیں۔ اس کی تائید میں زبان عرب سے ایک دو مثالیں پیش کریں۔ **مفتی** مجھے مثالیں پیش کرنے کی ضرورت نہیں **شمس** ضرورت ہے۔ جب آپ نے حصر کر دیا ہے۔ کہ خاتم بفتح التاء جب جمع کی طرف مضاف ہو۔ تو اس کے معنی صرف بند کرنے کے ہی ہوتے ہیں۔ لہذا آپ اسے لغت عرب سے ثابت کریں **مفتی** آپ لغت عرب کی کتابیں پڑھلیں۔ میں کہاں کہاں لغت کی کتابیں اٹھائے پھروں۔ **جج** لغوی بحث کرنے کی ضرورت نہیں **شمس** کسی لفظ کے معنی کرتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ جس زبان کا وہ لفظ ہے۔ اہل زبان اسے کن معنوں میں استعمال کرتے ہیں اور ان کے استعمال کرنے کے مواقع کیا ہیں۔ تاکہ صحیح استعمال کا علم ہو جائے۔ **مفتی** خاتم کے حقیقی معنی بند کرنے کے ہی ہیں مجازی معنے اور ہو سکتے ہیں **شمس** جب حقیقی معنے اس کے بند کرنے کے ہی ہیں۔ تو عربی زبان میں یہ لفظ بند کرنے کے معنوں میں بکثرت استعمال ہوا ہوگا۔ اس لئے آپ ایک دو مثالیں پیش کر دیں **جج** لغوی بحث کی ضرورت نہیں۔ میں اس سوال کو رد کرتا ہوں۔ **شمس** ۔

فجمع القريض بخاتم الشعراء وغدير روضتها حبيب الطائي

کا ترجمہ کریں۔ اور بتائیں۔ کہ یہاں خاتم الشعراء سے کیا مراد ہے؟ **مفتی** خاموش (کوئی جواب نہ دیا) **شمس** رسالہ عجالہ نافعہ (جسمیں اصول حدیث کی بحث کی گئی ہے) اس کے ٹائیٹل پیج پر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ اسی طرح فیوض رشیدیہ کے ٹائیٹل پیج پر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو خاتم المجتہدین لکھا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے۔ کیا ان کے بعد کوئی محدث اور مجتہد نہیں ہوا؟ **مفتی** یہ مجازی معنی ہیں۔ جیسے قلم توڑ دی۔ یہ بطور مبالغہ ہے **شمس** آیت یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی الخ کا ترجمہ کریں۔ **مفتی** مجھے قرآن مجید سے آیت نکال دیں (شمس صاحب نے اپنی حمائل شریف سے آیت نکال کر دی۔ لیکن مفتی صاحب ترجمہ کرنے سے گھبرائے۔ اتنے میں پیچھے سے ان کے ساتھیوں نے آواز دی ٹھہر جائیں۔ ترجمہ والی حمائل آ رہی ہے) **شمس** مولوی صاحب عربی جانتے ہیں۔ بحیثیت عالم پیش ہوئے ہیں۔ ترجمہ کر لیں گے۔ مترجم حمائل کی کیا ضرورت ہے۔ (مفتی دیوبند کی اس وقت حالت قابل دید تھی۔ اور جبتک مترجم حمائل اپنے ہاتھ میں نہ لے لی۔ آیت کا ترجمہ نہ کیا) **مفتی** آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ اے اولاد آدم کی کبھی آوے تم میں رسول تم میں سے پڑھیں تم پر آیتیں جس نے تقویٰ اختیار کی۔ اور سنوار پکڑی الخ **شمس** بنی آدم سے مراد سب لوگ قرآن مجید سے پہلے کے اور بعد کے ہیں یا نہیں۔ **مفتی** آیت سے تو عام لیکن اس سے مراد خاتم النبیین والی آیت کی وجہ سے قرآن کے پہلے کے لوگ ہیں۔ **شمس** ۔ اس سے قبل بنی آدم کے لفظ سے اولاد آدم کو جو خطاب کئے گئے ہیں۔ ان سے مراد عام لوگ ہیں۔ یا نہیں **مفتی** اوپر تو عام ہی مراد ہیں۔ لیکن اس آیت میں وہی لوگ مراد ہیں۔ جن پر نبوت آئی تھی۔ **شمس** اس سے قبل جو خطاب یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد الخ ہے۔ اس میں کل بنی آدم مراد ہیں۔ یا نہیں **مفتی**۔ اس میں کل بنی آدم مراد ہیں **شمس** الله يصطفى من الملائكة رسلا ومن الناس الخ کا ترجمہ کریں۔ **مفتی** یہ آیت مجھے نکال کر

مظلومین کشمیر کا امدادی فنڈ

اور

نمائندگان مجلس مشاورت کا فرض

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی "تحریک چندہ کشمیر" جماعتوں اور افراد کے پیش کی جا رہی ہے اس تحریک میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر ایک احمدی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے۔ کہ اپنی ماہوار آمدنی پر ایک پائی فی روپیہ کشمیر کے مظلومین کے لئے ادا کرے یہ اضافہ کوئی بوجھ نہیں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرنے کی عادی ہے۔ مجلس مشاورت ۳۲ء کے خاتمہ پر نمائندگان مجلس مشاورت کو مخاطب کر کے بھی حضور نے فرمایا تھا۔

"کشمیر کے متعلق جو کام ہم نے شروع کیا ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ دو چار ماہ کے بعد اس کام کا بڑا حصہ اختتام کو پہونچ جائیگا۔ اس کے متعلق میں نے جماعت کو تحریک کی تھی۔ کہ

(۱) "پہلے چندوں سے زائد ایک پائی فی روپیہ اس کام کے لئے دیں" بہت سی جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ مگر بہت سی ابھی باقی ہیں"

(۲) پھر یہ بھی تحریک کی گئی تھی۔ کہ دوسروں سے بھی اس کام کے لئے اصرار کے ساتھ چندہ وصول کریں۔ اس وقت تین چار ہزار روپیہ ماہوار اس کام پر خرچ ہو رہا ہے۔ (آج کل ماہوار خرچ قریباً دو ہزار روپیہ ہے) اور آمدنی کی کمی کی وجہ سے ۷۔۸ ہزار روپیہ قرض لے کر خرچ کیا جا چکا ہے۔ اس وقت یہ قرض آمد خرچ کے برابر نہ ہوتے کے سبب بڑھ رہا ہے۔ اگر ہماری جماعتیں اس طرف توجہ کریں تو یہ قرض ادا ہو سکتا ہے۔ احباب یہاں سے جانے کے بعد خود بھی چندہ بھیجیں۔ اور دوسروں سے بھی جمع کر کے ارسال کریں۔ اور کم از کم ایک سال کے لئے یہ بوجھ اٹھائیں۔ اور دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ کامیابی عطا کرے"

حضور کے اس ارشاد سے ظاہر ہے۔ کہ حضور نے مجلس مشاورت کے نمائندگان پر لازمی قرار دیا ہے۔ کہ وہ (۱) خود چندہ کشمیر فنڈ ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے ادا کریں اور (۲) دوسروں سے بھی یہ چندہ باصرار وصول کریں۔ پس

کشمیر فنڈ کے لئے جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ کم سے کم اپریل ۳۳ء تک یہ چندہ ادا کریں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جو فیصلہ ہوگا۔ اس کی تعمیل ہم پر فرض ہوگی میں اس تحریر کے ذریعہ نمائندگان مجلس مشاورت کو ان کا فرض یاد دلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ احباب کرام کو اس فرض کے باحسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(فنانشل سکرٹری)

انعامی مضامین بابت ۱۳۵۱ھ

میلاد کمیٹی کا یہ دیرینہ اہم مقصد ہے کہ ہر سال حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ و محاسن اسلام پر دور جدید و قدیم کے محترم اہل قلم و طلبائے کالج کو ہم بزم مضمون نگاری کرے۔ حسبہٗ اب کے بھی حسب ذیل مضامین تجویز کئے گئے ہیں فاضل ادیبوں کی تنقید کے بعد بہترین مضمون نگار و مقرر کو طلائی تمغہ پیش کیا جائیگا۔ مسابقتی مضامین واپس نہ کئے جائیں گے اور فیصلہ ممتحنین قطعی سمجھا جائے گا۔

عنوان اول "مسلمانوں کا عالمگیر انحطاط اور اس کا تدارک" کل ہندوستان کے اہل قلم حضرات کی طبع آزمائی کے لئے تجویز کیا گیا ہے مضمون فلسکیپ کے پندرہ صفحوں سے متجاوز نہ ہوا اور ایک ہی رخ پر صاف خط میں لکھا جا کر سربمہر لفافہ میں (۷) جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ تک معتمد مجلس جشن میلاد النبیؐ سکندر آباد کے پتہ پر آنا چاہیئے مسابقت کیلئے کم از کم چھ مضامین کا ہونا ضروری ہے۔

عنوان دوم "تعلیم اسلام کے فوائد اور اس سے اغیار کا مستفید ہونا" ہے یہ عنوان طلبائے مدرسہ نظامیہ و کالج ہائے حیدر آباد دکن تقریری مسابقت کے لئے تجویز ہوا ہے۔ نیز یہ طے پایا ہے کہ مسابقت کنندے بتاریخ ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ روز شنبہ دن ۳ بجے اسلامیہ ہائی اسکول سکندر آباد میں جمع ہو کر تین فاضل ممتحنین و حاضرین جلسہ کے روبرو اپنی باری سے تقریباً ۱۵ منٹ تقریریں کریں مسابقت کے لئے کم از کم تین کالجوں کی شرکت ضروری ہے۔ مسابقت کنندوں کے نام ایک ہفتہ پیشتر دفتر میں صدر کالج کے توسط سے وصول ہونا چاہئے۔ مقررین اپنے ہمراہ کوئی کتاب یا یادداشت نہ رکھیں البتہ ۳×۵ انچ کے کاغذ پر کچھ نوٹ لکھ لانے کے مجاز ہوں گے۔

عنوان سوم "اسلام حامی امن و محافظ حقوق" ہے یہ عنوان طلبائے ہائی اسکول ہائے حیدر آباد و مضافات کی تحریری مسابقت کے لئے تجویز ہوا ہے طلباء بتاریخ ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ روز جمعہ دن کے ۲ بجے اسلامیہ ہائی اسکول سکندر آباد میں جمع ہو کر ٹھیک ½۲ بجے سے ۵ تک مشغول تحریر مضمون ہوں فلسکیپ کے ۶ سے ۸ صفحات پر مضمون ختم ہو جانا چاہیئے۔ مسابقت کنندوں کو کوئی کتاب نوٹ یا یادداشت ہمراہ لانے کی اجازت نہ ہوگی۔

خاکسار: محمد عارف معتمد جشن میلاد النبیؐ سکندر آباد

امریکہ میں آفتاب اسلام کی ضیاء باری

اس اخبار کے مقالہ افتتاحیہ کے سلسلہ میں ذیل کا مختصر مضمون جو ایک مشہور اہل قلم مولانا راغب احسن صاحب بی۔اے کلکتہ نے معزز معاصر اتحاد پٹنہ ۷ ستمبر ۳۲ء میں مندرجہ بالا عنوان سے شائع کرایا ہے۔ امید ہے دلچسپی سے پڑھا جائیگا

عصر جدید گرچہ ظلمت میں مبتلا ہے
بے اختیار تیری جانب کو بڑھ رہا ہے

اسلام دین الفطرت دنیائے سیاسی و معاشی کشمکش اور اخلاقی و روحانی روگوں کا واحد علاج ہے۔ دنیائے حاضرہ کے سب سے بڑے بت شکن، تنقید نگار ادیب اعظم، اور سوشیل آرٹ اور سوشیل ازم کے امام، جارج برنارڈ شاہ کی یہ پیشگوئی ہے۔ کہ مغرب اس صدی کے اندر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیگا یعنی آئیڈل پالیٹی کی طرف پیش قدمی ہے۔ اسلام، تقدیر عالم ہے۔ اسلام تقدیر انسانیت ہے۔ اسلام تقدیر تمدن ہے۔ اور اسلام تقدیر کائنات ہے۔ اگر مسلم نوجوان، ایمان عشق و علم کی فاتح عالم قوتوں سے مسلح ہو کر پیشانے عالم میں خدا کی زبان اور اخوت کا بیان بن جائیں۔ تو نہ صرف یورپ اور امریکہ کی مہذب و متمدن قومیں بلکہ ایشیا اور افریقہ کی وحشی آبادیاں بھی۔ اسلام کے دار السلام میں پناہ گزین ہونے کیلئے جوق در جوق ٹوٹیں گی۔ اور انسداد جنگ، تخفیف اسلحہ، معاشی محاربہ محنت و سرمایہ کے انسانیت شکن مسائل از خود حل ہو جائیں گے۔

مقام مسرت ہے کہ جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم اے بنگالی مبلغ اسلام نے ۱۳ سال کی تبلیغی سرگرمی میں ممالک متحدہ امریکہ میں دو ہزار امریکن حضرات کو اخوت اسلامیہ کے دائرہ میں داخل فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ ہمارے نومسلم بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے۔ اور جناب صوفی صاحب کو اس سے زیادہ جہاد فی سبیل اللہ کی توفیق بخشے۔

کیا کوئی صوبہ بہار کا جدید تعلیم یافتہ مسلم نوجوان بھی مسٹر مطیع الرحمن ایم اے بنگالی کی مثال کی پیروی کے قابل ہے۔

حیرت انگیز رعایت

چیپ نیچیں کی رعایت (ریوپی کی چیز زیادہ [illegible])

آزمائش کا سنہری موقعہ

ہم نے محض اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کے لئے یہ غیر معمولی رعایت دی ہے کیونکہ ہمارا یہ یقین ہے کہ جو ایکدفعہ بھی ہم سے معاملہ کریگا۔ وہ ان بہترین ادویہ کے جادو اثر فائدہ سے متاثر ہو کر ہمیشہ کیلئے ہمارے کارخانہ کا گرویدہ ہو جائیگا۔ لہذا جو اصحاب اپنے آرڈر یکم نومبر ۱۹۳۲ء سے پہلے پہلے دیں انہیں حسب ذیل ادویہ میں ۴ر فی روپیہ رعایت دیجائیگی۔ تھوک خریداروں کو خاص رعایت دیجائیگی۔

کناریسی رونس امراض مخصوصہ میں بے حد فائدہ مند ہے۔ کمزوری اعصاب میں جادو اثر صالح خون پیدا کرنے میں بے نظیر۔ چہرے کی رنگت کو گلاب کی طرح شگفتہ کرنیوالی۔ مستورات کے ایام کی بے قاعدگی درد۔ کمی بیشی بے وقتی۔ اور دیگر عوارض کو دور کرنے میں نہایت مجرب ہے۔ مرض اٹھرا (اسقاط) میں لاثانی ہے۔ قیمت فی شیشی بہ گولی دو روپیہ۔ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ میر فضل الرحمن صاحب نعمت الٰہی دو منزل گلبارغ ٹیکری حیدر آباد تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکی ادویہ عجیب چیز ہیں۔ خصوصاً معمر لوگوں کیلئے جن کا نظام عصبی بگڑا ہوا ہو۔ ہر قسم کی خرابی پیدا ہو گئی ہو۔ آپکی دوا کے استعمال سے خدا کے فضل سے قوت معلوم دیتی ہے۔ چلنے پھرنے میں تکان نہیں۔ معدہ درست ہاضمہ بہتر۔ اجابت صاف مگر ابھی موٹا نہیں ہوا سب سے بہتر و مفید کناریسی رونس ہے۔ پہلے خدا کا شکر بعد آپ کا شکریہ ہے۔ اگر آپ حکم دیں۔ تو تین شیشی کے خاتمہ پر مزید بھی استعمال کروں۔ قوت اچھی پیدا ہو گئی ہے۔

سرمہ نورانی امراض چشم میں بے حد مفید خصوصاً ککروں کو جڑ سے اکھیڑتا ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ بہت لوگوں نے اس کو استعمال کر کے عینکوں کو خیرباد کہدیا ہے۔ اصلی قیمت دو روپے رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ مکرمی خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب متقی یو ایچ۔ پی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ نورانی ہفتہ عشرہ سے استعمال کر رہا ہوں۔ میری آنکھوں میں عرصہ چھ سال سے نہایت تکلیف دہ ککرے تھے۔ میں سات اپریشن (عمل جراحی) کرا چکا ہوں۔ ایکدفعہ بجلی سے جلوایا تھا۔ لیکن تکلیف بدستور رہی۔ بلکہ میری آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی۔ آپکے سرمہ نورانی نے مجھے دوبارہ نور بخشا واقعی اس جیسا سرمہ ملنا ناممکن ہے کیونکہ اس لمبی بیماری میں جتنے سرمے میں نے استعمال کئے ہیں۔ کسی سے بھی فائدہ نہیں ہوا۔ میں تازیست آپکا اور آپکے سرمہ کا ممنون احسان رہونگا

عطریات:۔ ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ عطریات اپنی خوشگوار خوشبو میں بے نظیر ہیں۔ روپیہ تولہ سے دس روپیہ تولہ تک سب چیزوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

مینجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

"امرت دھارا" سے جنگ

ہیضہ یا دیگر وبائی امراض کے جراثیم ہمیشہ مرجاتے ہیں اور تکلیف نہیں دیتے لہذا امرت دھارا کا ہیضہ و دیگر وبائی امراض کیلئے کامیاب علاج مشہور ہو چکا ہے

اس موسم میں جبکہ معدہ کی امراض کا دور ہے کسی ذی ہوش انسان کا جیب خالی نہ ہونا چاہیئے!

"امرت دھارا"

رجسٹرڈ

معدہ کی تمام امراض و ہیضہ کیلئے اچانک دوا ہونیکی شہرت حاصل کر چکی ہے، قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ نصف شیشی ایکروپیہ چار آنہ نمونہ آٹھ آنہ

[illegible]

احتیاط نقالوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ ہوتی کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملے میں کبھی نقالوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا ۱۲۹۰ لاہور

المشتہر مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ این۔ ڈی۔ ڈھلن صاحب ایم۔ آر۔ سی۔ آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرور تسند فائدہ اٹھائیں قیمت برائے نام صہ۔ احمدی دوستوں کو دسمبر تک مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں۔

المشتہر۔ ایم نواب الدین مینجر حبوب اولاد نرینہ۔ میاں محلہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

حب اٹھرا

(گود بھری) (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب کی ستر سالہ مجربہ مشہور عام رجسٹرڈ حب اٹھرا ہی ہے اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے تو اپنے گھر میں حب اٹھرا رجسٹرڈ استعمال کرا دیں۔ اگر آپنے اپنی بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ استعمال کرا دیں۔ اگر آپکو اپنی بے اولادی کی پیاس بجھانی منظور ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ استعمال کرائیں۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر اولاد حاصل کر چکے ہیں۔ اٹھرا کی بیماری سے حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر مرجاتے ہیں۔ رجسٹرڈ حب اٹھرا رحم کی سب کمزوریاں دور کرتی ہے۔ رحم کو طاقتور بناتی ہے۔ اور بچہ رحم میں پوری طاقت حاصل کرتا ہے۔ حب اٹھرا حمل کو گرنے سے روکتی ہے۔ اور پیدائش میں آسانی ہوتی ہے۔ بچہ خوبصورت مضبوط تندرست ذہین پیدا ہوتا ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ (عہ) مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے یکدم منگوانے پر صرف گیارہ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف کے لئے صرف محصول معاف ہم

المشتہر۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

جدید آبادی قادیان کے ہر ایک محلہ میں اچھے موقعہ کے اس وقت موجود ہیں۔ مثلاً دارالعلوم میں گرلز ہائی سکول کے قریب دارالبرکات میں سٹیشن کے قریب آبادی کے اندر دارالفضل میں سٹیشن منڈی۔ ریلوے روڈ نور ہسپتال اور مسجد محلہ کے قریب اور دارالرحمت میں آبادی کے اندر شہر کے قریب مطلوبہ قطعات کی حیثیت اور محل وقوع موقعہ پر اور نقشہ آبادی قادیان پر دیکھکر تصفیہ میری معرفت کیا جا سکتا ہے

محمد اسمٰعیل (مولوی فاضل) قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنگال کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سرکاری ممبر نے بتایا کہ شمال مشرقی بنگال میں بقایا مال گزاری کے سلسلہ میں جنوری ۱۹۳۱ء سے جون ۱۹۳۲ء تک ۴۰۲ اور ٹیکسوں کے بقایا کے سلسلہ میں ۹۶۴ جائدادیں نیلام ہو چکی ہیں۔ اشتہار نیلام ۵۰۰۷ جائدادوں کے متعلق دیا گیا تھا۔

میونسپل کمیٹی گجرات کے ایک خزانچی ٹھاکر داس کو تیرہ سو روپیہ میں تصرف بیجا کرنے کے الزام میں پولیس کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی جسے ماہ جون میں پنجاب کونسل کی ایک منظور شدہ قرارداد کے مطابق اس غرض سے مقرر کیا گیا تھا۔ کہ وہ پنجاب یونیورسٹی۔ اس کے اداروں اور اس کے قواعد و ضوابط کا معائنہ کرے اور ایسی تبدیلیوں کی تجویز پیش کرے جو یونیورسٹی کے نظم و نسق اور اقتدار کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہوں۔ اس نے سوالات کی ایک طویل فہرست شائع کی ہے تاکہ گواہوں سے ان کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کر کے اپنے مفوضہ کام کو سرانجام دے۔ یہ فہرست سوالات اگلے پرچہ میں درج کی جائیگی۔

بہار و اڑیسہ کے اچھوتوں کا ۹ ستمبر کو ٹاؤن ہال کٹک میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ صوبہ کی کونسل میں اچھوتوں کو ان کی تناسب کے مطابق بیس نشستیں دی جائیں نیز ایک قرارداد میں جداگانہ انتخاب کی حمایت کی گئی اور حکومت سے درخواست کی گئی۔ کہ اچھوتوں کے نمائندوں کو ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹیوں میں بھی نامزد کیا جائے۔

پونہ میں سر رام کشن بھنڈارکر کی برسی کے موقع پر سر اکبر حیدری وزیر مالیات دولت آصفیہ کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع دی گئی کہ اعلیٰحضرت نظام حیدرآباد نے بھنڈارکر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے لئے پچیس ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم منظور فرمائی ہے۔ نیز یہ انسٹیٹیوٹ مہابھارت کا جو نیا ایڈیشن تیار کر رہا ہے اس کے سالانہ مصارف کے لئے ایک ہزار روپیہ کی امداد منظور کی ہے۔ خالص ہندوؤں کے ایک علمی مرکز کو اب گرانقدر عطیہ شہریار دکن کی رواداری نہ فیاضی کی تازہ مثال ہے۔

مہاراجہ دربھنگہ کے زیر صدارت پنجشنبہ کو رانچی میں مختلف جماعتوں اور ہر خیال کے لیڈروں کی ایک نمائندہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ صوبہ میں ایک زبردست متحدہ پارٹی قائم کی جائے۔ جس کا کام قومی مقاصد کی تکمیل کے لئے کوشش کرنا ہو۔ مہاراجہ صاحب نے کہا یہ پارٹی اس حد تک کانگرس سے تعاون کریگی کہ کانگرس ملک کی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ لیکن سول نافرمانی کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کرنے کے حق میں نہ ہوگی۔ آپ نے کہا ہمارا فوری مقصد ہندوستان کے لئے کامل درجہ نو آبادیات کا حصول ہے اور ہم تمام جائز اور آئینی وسائل سے حاصل کر کے رہینگے۔

مہاراجہ کشمیر اور وزیر اعظم کے درمیان اختلاف کے متعلق بعض اخبارات نے جو افواہیں شائع کی تھیں۔ اور یہاں تک لکھا تھا۔ کہ کول صاحب پھر وزیر اعظم ہونیوالے ہیں۔ یہ سب غلط ہیں۔ اسی طرح اس افواہ میں بھی کوئی صداقت نہیں کہ حکومت ہند نے تجویز کیا ہے کہ مہاراجہ صاحب یورپ چلے جائیں۔

پنڈی بہاؤالدین کی مسجد کی جگہ کا تنازعہ جو عرصہ سے ہندو مسلمانوں میں مناقشت کا باعث بنا ہوا تھا۔ ڈپٹی کمشنر گجرات کی مساعی سے مسلمانوں کی مرضی کے مطابق ختم ہو گیا ہے اور ایک کنال کے قریب زمین عین چوک میں مسلمانوں کو مل گئی ہے۔

کانپور کے مقدمہ سازش کے سلسلہ میں پولیس نے مسٹر متھرا پرشاد بی ایس سی ڈیمانسٹریٹر ڈی اے وی کالج ڈیرہ دون کو گرفتار کیا ہے۔ مکان کی تلاشی پر کیمیاوی اشیاء کی تو تلیس اور کچھ لٹریچر بھی برآمد ہوا ہے۔

لنڈن کی ایک اطلاع ہے کہ آئندہ سال ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنے کے لئے ایک اور برطانی جماعت روانہ ہوگی۔ مسٹر جے ایم سکاٹ جو بحر منجمد پر ہوائی راستہ دریافت کرنے کی مہم پر جانے والی جماعت کے رکن تھے۔ اس کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

ڈبلن سے ۹ ستمبر کی اطلاع ہے کہ اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ جمعیت اقوام کے آئندہ اجلاس کے صدر مسٹر ڈی ویلرا ہونگے آپ ۲۳ ستمبر کو جمعیت اقوام کی کونسل کے اجلاس اور ۲۶ ستمبر کو جمعیت اقوام کی اسمبلی کی صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔

موٹروں کے حادثات کے متعلق ایک سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ پچھلے سال انگلستان میں سڑکوں پر موٹروں وغیرہ کے ذریعہ ۶۶۹۱ آدمی ہلاک اور ۲۰۲۱۹ زخمی ہوئے۔ اس سال زخمیوں کی تعداد میں فیصدی زیادہ ہے۔

اخبار بمبئی کرانیکل کے مالکوں نے تین لاکھ کے خرچ سے ایک مشین جرمنی سے منگوائی ہے۔ جو ستر ہزار کاپیاں فی گھنٹہ کی رفتار سے چھاپ سکتی ہے۔

گاندھی جی نے یرودا جیل سے سر سیموئل ہور وزیر ہند کے نام ۱۱ مارچ کو اور مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم کے نام ۱۸ اگست کو ایک خط لکھا جسے گورنمنٹ آف انڈیا نے اطلاع عام کے لئے شائع کر دیا ہے۔ اس میں گاندھی جی لکھتے ہیں کہ میں نے گول میز کانفرنس میں کہدیا تھا کہ میں زندگی بھر اچھوتوں کو جداگانہ نیابت نہ حاصل ہونے دونگا۔ چونکہ حکومت نے اپنے طریق کار کا اعلان کر دیا ہے جس میں اچھوتوں کے لئے جداگانہ انتخاب تجویز کیا ہے۔ اس لئے میں ملک معظم کی حکومت کو مطلع کرتا ہوں کہ میں زندگی کے آخری سانس تک برت رکھونگا صرف پانی پیونگا۔ اور اس طرح جان دیدونگا۔ میری جیل سے رہائی بھی اس پر اثر انداز نہیں ہوسکیگی یہ برت اس وقت ختم ہوگا جب گورنمنٹ اپنے فیصلہ کو بدل دیگی۔ یہ برت ۲۰ ستمبر سے شروع کرونگا۔ وزیر اعظم نے جواب دیا ہے کہ گورنمنٹ کا فیصلہ قائم ہے۔ اور صرف ہندوستان کے مختلف فرقوں کے درمیان سمجھوتہ ہی اس کی جگہ لے سکتا ہے۔

تیسری گول میز کانفرنس کے متعلق شملہ کی اطلاع ہے کہ اگرچہ صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مندوبین کی کتنی تعداد ہوگی۔ لیکن اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ڈیلیگیٹوں کی تعداد ۳۵ تک پہنچ جائیگی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سر آغا خاں۔ مسٹر جیکر۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ مسٹر غزنوی۔ مسٹر چنتامنی چوہدری ظفر اللہ خاں۔ سر فیروز سیٹھنا اور مسٹر شاستری کے شامل کئے جانے کی پوری امید ہے۔

ہندوستان ٹائمز شملہ کی اطلاع کی بناء پر لکھتا ہے کہ اگرچہ سر جعفری ڈیمانٹ مورنسی کی صحت پہلے سے اچھی ہے لیکن وہ فی الحال چارج نہیں لے سکینگے خیال کیا جاتا ہے کہ آپ ابھی دو ماہ اور آرام کریں گے۔ اور ہز ایکسیلنسی سردار سکندر حیات خاں مزید دو ماہ کے لئے بطور قائم مقام گورنر کام کریں گے۔

سردار بوٹا سنگھ ڈپٹی پریذیڈنٹ پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے کونسل کی رکنیت سے مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ بھائی پرمانند نے بھی لکھا ہے کہ ہماری رائے میں ایسے نازک وقت میں کونسلوں سے علیحدہ ہونا نقصان دہ ہے۔

ہندوستان سے اس وقت تک ۸۱ کروڑ ۲۷ لاکھ تیرہ سو کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی